سفر کربلا میں عبداللہ بن یقطیر اور مسلم بن عقیل کی شہادت کی خبر سن کر امام حسین کا ارشاد کہ ہمیں ہمارے شیعوں نے رسوا کر دیا۔

مقتل ابی مخنف:۔

حَتّٰی اِنْتَھٰی اِلٰی زُبَالَۃَ فَنَزَلَ بِھَا ثُمَّ قَامَ خَطِیْبًا فَحَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثْنٰی عَلَیْہِ وَ ذَکَرَ النَّبِیَّ فَصَلّٰی عَلَیْہِ ثُمَّ نَادٰی بِاَعْلٰی صَوْتِہٖ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا جَمَعْتُکُمْ عَلٰی اَنَّ الْعِرَاقَ فِیْ قَبْضَتِیْ وَ قَدْ جَآءَنِیْ خَبَرٌ صَحِیْحٌ اَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِیْلٍ وَ ھَانِیَ بْنَ عُرْوَۃَ قُتِلَا وَ قَدْ خَذَلَتْنَا شِیْعَتُنَا فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَصْبِرُ عَلٰی ضَرْبِ السُّیُوْفِ وَ طَعْنِ الرِّمَاحِ وَ اِلَّا فَلْیَنْصَرِفْ مِنْ مَّوْضِعِہٖ ھٰذَا فَلَیْسَ عَلَیْہِ مِنْ ذِمَامِیْ شَیْءٌ فَسَکَتُوْا جَمِیْعًا وَجَعَلُوْا یَتَفَرَّقُوْنَ یَمِیْنًا وَّ شِمَالًا حَتّٰی لَمْ یَبْقَ عِنْدَہٗ اِلَّا اَھْلُ بَیْتِہٖ وَمَوَالِیْہِ وَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا نَرْجِعُ حَتّٰی نَاْخُذَ بِثَارِنَا اَوْ نَذُوْقَ الْمَوْتَ غُصَّۃً بَعْدَ غُصَّۃٍ وَ ھُمْ نَیِّفٌ وَ سَبْعُوْنَ رَجُلًا

وَهُمُ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مَعَهٗ مِنْ مَكَّةَ.

(مقتل ابی مخنف ص ۴۳ مسیر الحسین
الی العراق مطبوعہ حیدریہ نجف اشرف
۱۳۷۵ھ)

ترجمہ:

امام حسین رضی اللہ عنہ زبالہ کے مقام پر پہنچے۔ سواری سے اترے۔ اور خطبہ دیا۔ اللہ کی حمد و ثنا کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ پھر بلند آواز سے کہا لوگو! میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا۔ کہ عراق میری مٹھی میں ہے۔ اور ابھی ابھی صحیح خبر آئی ہے۔ کہ مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ شہید کر دیئے گئے ہمیں ہمارے شیعوں نے رسوا کر دیا ہے۔ تم میں سے جو تلواروں اور نیزوں کے زخم برداشت کر سکتا ہے۔ تو بہتر۔ ورنہ اسی مقام سے واپس ہو جاؤ۔ واپس جانے والے پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ سب خاموش ہو گئے۔ اور دائیں بائیں کھسکنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے ساتھ اہل بیت اور غلاموں کے علاوہ کوئی شیعہ نہ رہا۔ ان لوگوں نے کہا۔ خدا کی قسم! ہم امام مسلم کا بدلہ لیے بغیر نہیں جائیں گے۔ یا مر جائیں گے۔ یہ لوگ ستر سے کچھ اوپر (بہتر) تھے۔ اور یہی تھے۔ جو امام حسین کے ساتھ مکہ سے آئے تھے۔

ارشاد شیخ مفید:

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْ اَتَانَا خَبَرٌ فَظِيْعٌ قُتِلَ مُسْلِمُ بْنُ عَقِيْلٍ وَ هَانِئُ بْنُ عُرْوَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَقْطِرٍ وَقَدْ خَذَلَنَا شِيْعَتُنَا فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمُ

الْاِنْصِرَافَ فَلْيَنْصَرِفْ فِيْ غَيْرِ حَرَجٍ مَّعَهٗ ذِمَامٌ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ وَاَخَذُوْا يَمِيْنًا وَّشِمَالًا حَتّٰى بَقِيَ فِيْ اَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ جَآءُوْا مَعَهٗ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَنَفَرٌ يَّسِيْرٌ مِّمَّنِ انْضَمُّوْا اِلَيْهِ۔

(ارشاد شیخ مفید ص ۲۲۳/ فی توجہ الحسین علیہ السلام الی الکوفۃ مطبوعہ مکتبہ بصیرتی قم خیابان)

ترجمہ:۔

اما بعد! ہمیں ایک افسوس ناک خبر موصول ہوئی ہے کہ مسلم بن عقیل، ہانی بن عروہ اور عبداللہ بن یقطیر کو شہید کر دیا گیا ہے۔ تحقیق ہمارے شیعوں نے ہمیں ذلیل و خوار کیا ہے۔ پس تم میں سے جو واپس جانا چاہے تو بڑی خوشی سے چلا جائے۔ اس پر کوئی ردوکد نہیں ہو گی۔ یہ سن کر لوگ (شیعہ) تتر بتر ہو گئے اور دائیں بائیں سے چلتے بنے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس صرف آپ کے وہی جان نثار رہ گئے جو مدینہ شریف سے آپ کو ساتھ ہو لیے تھے اور وہ چند لوگ جو ان کے کہنے پر ساتھ مل گئے تھے۔

مذکورہ دو عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ

حاصل کلام:۔

امام حسین رضی اللہ عنہ نے سفر کوفہ میں منزل زبالہ پر جب یہ خبر سنی کہ امام مسلم اور عبداللہ بن یقطیر اور ہانی بن عروہ شہید ہو چکے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں نے ہمیں ذلیل کر دیا ہے۔ کیونکہ آپ کو خط لکھنے والے اور بلانے والے شیعہ ہی تھے اس لیے آپ نے فرمایا ہمارے

شیعوں نے ہمیں رسوا کیا ہے تو اس سے صاف واضح ہوا کہ امام حسین اور آپ کے اہل بیت کو ذلیل کرنے والے شیعہ ہی ہیں۔ اور دوسری بات یہ بھی ثابت ہوئی کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب اپنے ساتھ چلنے والوں کو یہ بات سنائی اور فرمایا کہ تمہیں اجازت ہے جس کی مرضی میرے ساتھ رہے اور جس کا دل چاہے چلا جائے کیونکہ اب وہ بات ختم ہو گئی کہ ہم اپنے شیعوں کے پاس جا رہے ہیں تو سب لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے سوائے ان لوگوں کے جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے آپ کے ساتھ روانہ ہوئے تھے۔ لہذا معلوم ہوا کہ اہل مکہ و مدینہ اہل بیت اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے حقیقی محب تھے اور اہل کوفہ مصنوعی محبت کے روپ میں حقیقتاً غدار اور اصلی قاتلان اہل بیت تھے۔

جنگ سے پہلے میدان کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے شیعوں کو وفاداری و جانثاری کے دعوے یاد دلائے مگر وہ ہر چیز سے مکر گئے۔

مقتل ابی مخنف:

ثُمَّ قَامَ الْحُسَيْنُ فِيْ اِزَارٍ وَّ نَعْلَيْنِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ وَ ذَكَرَ نَبِيَّهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ مَعْذِرَةً اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَيْكُمْ حَتّٰى اَتَتْنِيْ كُتُبُكُمْ اَنْ اَقْدِمْ عَلَيْنَا لَكَ مَا لَنَا وَ عَلَيْكَ مَا عَلَيْنَا اَنَّكَ لَنَا اِمَامٌ سِوَاكَ فَاِنْ كُنْتُمْ لِقُدُوْمِيْ

كَارِهِيْنَ رَجَعْتُ عَنْكُمْ اِلٰى مَا شِئْتُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ الْحُرُّ اَنَا وَ اللّٰهِ لَسْتُ مِمَّنْ كَتَبَ اِلَيْكَ فَقَالَ الْحُسَيْنُ لِعُقْبَةَ بْنِ سَمْعَانَ اَخْرِجِ الْخُرْجَيْنِ الْمَمْلُوْئَيْنِ كُتُبًا فَاَخْرَجَهُمَا وَقَرَأَهَا عَلَيْهِمْ۔

(مقتل ابی مخنف ص۴۴ ملاقات الحر مع الحسین۔ مطبع حیدریہ نجف اشرف)

ترجمہ:۔

پھر امام حسین چادر و نعلین پہنے کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حمد و ثنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا۔ پھر کہا۔ لوگو! میں اللہ اور تم سے معذرت خواہ ہوں حتّٰی کہ میرے پاس تمہارے رقعہ جات آئے۔ جن میں مجھے یہاں آنے کو کہا گیا تھا۔ اور تمہارا وعدہ تھا۔ ہم خوشی غمی سب میں تمہارے ساتھ ہوں گے۔ اور آپ کے بغیر ہمارا کوئی امام نہیں۔ اگر تم میرے یہاں آنے سے بیزار ہو۔ میں واپس چلا جاتا ہوں۔ جہاں میری مرضی ہو۔ حُر نے کہا۔ خدا کی قسم! میں رقعہ لکھنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ پھر امام حسین نے عقبہ بن سمعان کو فرمایا۔ خطوں سے بھرے ہوئے دو تھیلے لاؤ۔ اور ان میں سے رقعہ جات نکالو۔ اس نے رقعہ جات نکالے۔ اور ان (شیعوں) کو پڑھ کر سنائے۔

جلاء العیون:۔

ایہا الناس من نیامدم بسوئے شما مگر بعد از آنکہ نامہائے متواتر و متوالی،

وپیکہائے شما پیاپی بمن رسیدہ ونوشتہ بودید کہ البتہ بیا بسوئے ما کہ البتہ پیشوائے نداریم شائد کہ خدا مارا و شمارا بر حق و ہدایت مجتمع گرداند۔ اگر بر سر عہد وگفتارِ خود ہستید پیمان خود را تازہ کنید۔ وخاطر مرا مطمئن گردانید واگر از گفتار خود برگشتہ اید وپیمان ہارا شکستہ وآمدن مرا کارہید من بجائے خود میگردم .... حضرت عقبہ بن سمعان را فرمود کہ خرجینی کہ نامہائے آنجاست حاضر ساز چوں خرجین را آورد مملو بود از نامہائے کوفیاں بے دفا حر گفت من اطلاع ندارم از ایں نامہائے واز جانب ابن زیاد مامور شدہ ام کہ چوں ترا ملاقات نمائم از تو جدا نشوم تا ترا بنزد ابن زیاد برم حضرت فرمود تا زندہ ام باین مذلت راضی نہ خواہم شد۔

(جلاء العیون جلد دوم ص ۵۴۱ - ۵۴۲، آنحضرت بعراق وآمدن حر بمقابلہ آنسرور مطبوعہ تہران طبع جدید مطبوعہ تہران ۱۲۹۸ھ)

ترجمہ:-

ایہاالناس میں تمہاری طرف نہیں آیا۔ مگر جب کہ متواتر تمہارے خطوط اور تمہارے قاصد پیاپے میرے پاس پہنچے۔ تم نے لکھا۔ کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیے کہ ہمارا امام وپیشوا کوئی نہیں ہے۔ شائد خدا ہم کو اور آپ کو حق وہدایت پر متفق کر دے۔ اگر تم اپنے عہد وگفتار پر برقرار ہو۔ مجھ سے عہد وپیمان تازہ کر کے دل میرا مطمئن کرو۔ اور اگر اپنی گفتار سے پھر گئے ہو۔ اور عہد وپیمان کو شکستہ کر دیا ہے۔ اور میرے آنے سے بیزار ہو۔ میں اپنے وطن واپس جاتا ہوں .... حضرت نے عقبہ بن سمعان سے فرمایا۔ کہ وہ خرجین جن میں خطوط ہیں لے کر آؤ۔ جب خرجین لائے۔ جو

خطوط کوفیان بے وفا سے بھری ہوئی تھیں۔ حُر نے کہا۔ مجھے ان خطوط کی اطلاع نہیں ہے۔ مجھے ابن زیاد نے مقرر کیا ہے۔ کہ جب آپ سے ملاقات کروں۔ جدا نہ ہوں۔ تاوقتیکہ آپ کو ابن زیاد کے پاس نہ لے جاؤں حضرت نے فرمایا۔ جب تک زندہ رہوں۔ یہ ذلت مجھ سے گوارا نہ ہوگی۔

(جلاء العیون اردو ص ۲۱۵-۲۱۶ جلد دوم
مطبوعہ شیعہ جنرل بک ایجنسی لاہور۔)

مقتل ابی مخنف:

ثُمَّ نَادَی الْحُسَیْنُ وَیْلَکَ یَا شَبْثُ بْنُ رِبْعِیٍّ وَیَا کَثِیْرُ بْنُ شِهَابٍ وَیَا فُلَانُ وَیَا فُلَانُ اَلَمْ تَکْتُبُوْا اِلَیَّ اَنْ اَقْدِمْ عَلَیْنَا لَکَ مَا لَنَا وَعَلَیْکَ مَا عَلَیْنَا فَقَالُوْا لَمْ نَفْعَلْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَقَالَ الْحُسَیْنُ اِذَا کَرِهْتُمُوْنِیْ دَعُوْنِیْ اَنْصَرِفُ اِلٰی مَا شِئْتُ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ قَیْسُ بْنُ الْاَشْعَثِ اِنْزِلْ عَلٰی حُکْمِ الْاَمِیْرِ ابْنِ زِیَادٍ فَمَا تَرٰی اِلَّا مَا تُحِبُّ فَقَالَ الْحُسَیْنُ وَاللّٰهِ لَا اُعْطِیْ بِیَدِیْ اِعْطَاءَ الذَّلِیْلِ وَلَا اَفِرُّ فِرَارَ الْعَبِیْدِ ثُمَّ تَلَا اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مِنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ لَا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ۔

(مقتل ابی مخنف ص ۵۵ مضایقۃ القوم
للحسین نجف اشرف۔ حیدریہ)

ترجمہ:۔

میدان کربلا میں امام حسین نے شیث بن ربعی، کثیر بن شہاب اور دوسرے لوگوں کو کہا۔ تم برباد ہو جاؤ۔ کیا تم نے مجھے یہاں آنے کا نہ لکھا تھا۔ اور نفع ونقصان میں ساتھ دینے کا وعدہ نہیں کیا تھا۔ کہنے لگے ہم نے ایسی کوئی بات نہ لکھی اور نہ کہی۔ امام حسین نے فرمایا۔ اگر تم مجھے ناپسند کرتے ہو۔ تو میرا پیچھا چھوڑ دو۔ میں جہاں مرضی ہو چلا جاؤں۔ قیس بن اشعث نے کہا۔ امیر ابن زیاد کے حکم سے گھوڑے پر سے نیچے اتر آئیں۔ تمہارے ساتھ اب جو ہم چاہیں گے۔ وہ سلوک ہو گا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! میں اپنے ہاتھ (بیعت کے لیے) ذلیل آدمی کو نہیں دے سکتا۔ اور نہ غلاموں کی طرح بھاگوں گا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ (الخ)

جلاء العیون :۔ امام حسین کو بلانے والے ہی آپ کے قاتل بنے :۔

چوں روز دیگر شد عمر بن سعد با چہار ہزار منافق عنید بکربلا رسید و در برابر لشکر امام سعید فرود آمدند۔ پس عمر، عروہ بن قیس احمسی را طلبید و خواست کہ برسالت بخدمت حضرت بفرستد چوں آں نامرد از آنہا بود کہ نامہ باں حضرت نوشتہ بودند قبول رسالت نکرد۔ و بہر یک از رؤسائے لشکر کہ میگفت بایں علت ابا میکردند۔ زیرا کہ اکثر از آنہا بودند کہ نامہ بحضرت نوشتہ بودند۔

جلاء العیون جلد دوم ص ۵۴۶ مطبوعہ تہران طبع جدید۔ زندگانی سید الشہداء۔

ترجمہ:۔ جب دوسرا دن ہوا۔ عمر بن سعد لعین مع چہار ہزار منافقین داخل کربلا

ہوا۔ اور مقابل لشکر امام حسین (رضی اللہ عنہ) اترا۔ اور عروہ بن قیس احمسی کو بلا کے چاہا بطور قاصد کی امام حسین کے پاس بھیجے۔ مگر چونکہ وہ نامراد ان میں سے تھا۔ جنہوں نے خطوط امام حسین رضی اللہ عنہ کو لکھے تھے۔ اس نے قاصدی قبول نہ کی۔ اور جس امیر و رئیس لشکر سے کہتا تھا۔ کوئی قبول نہ کرتا تھا۔ اس لیے ان میں اکثر وہی لوگ تھے۔ جنہوں نے خطوط لکھے۔ اور عراق میں بلایا تھا۔

(جلاء العیون اردو ص۔ ۲۲ جلد دوم مطبوعہ لاہور۔)

جلاء العیون:۔

وی بنیم شمارا کہ جمع شدہ اید برائے امرے کہ خدارا بخشم آوردہ اید بر خود و غضب اورا متوجہ خود گردانیدہ اید واز رحمت او خود را محروم ساختہ اید پس نیکو پروردگار ہست پروردگار ما و بد بندگانید شمار برائے کشتن ذریت و عزت او شیطان بفرمان برداری او و ایمان آوردید و در ظاہر بہ پیغمبر او داکنوں جمعیت کردہ اید برائے کشتن ذریت و عزت او۔ شیطا بر شما غالب گردیدہ الیست۔ و یاد خدارا از خاطر شما محو کردہ است پس لعنت بر شما باد و بر ارادت شما باد اے بیوفایان جفاکار غدار مارا در ہنگام اضطرار بمدد و یاری خود طلبید چوں اجابت شما کردیم و بہدایت و نصرت شما آمدیم شمشیر کینہ بر روئے ما کشیدہ اید و دشمنان خود را بر ما یاری کردید و از دوستان خدا دست برداشتید۔

(جلاء العیون جلد دوم ص ۵۵۷ مطبوعہ تہران

خطبہ آں سرور در برابر سیاہ کوفہ)

ترجمہ۔ میں تم کو دیکھ رہا ہوں۔ کہ تم اس کام کے لیے جمع ہوئے ہو کہ خدا کو تم نے اپنے

اور خشمگین کیا ہے۔ اور اس کے غضب کو اپنی جانب متوجہ کیا ہے اور اس کی رحمت سے محروم ہو گئے ہو۔ واضح ہو کہ ہمارا پروردگار نیکوکار ہے اور تم اس کے خراب اور بدکار بندے ہو۔ تم نے اس کی فرمانبرداری کا اقرار کیا اور بظاہر اس کے پیغمبر پر ایمان لائے۔ اور آپ ہی اس پیغمبر کی ذریت و عترت کو قتل کرنے پر جمع ہوئے ہو۔ شیطان تم پر غالب ہوا ہے اور اس نے یاد خدا تمہارے دلوں سے محو کر دی ہے۔ تم پر اور تمہارے ارادے پر لعنت ہو۔ اے بیوفایان جفا کاراں تم پیوفا ہو۔ تم نے ہنگام اضطراب و اضطرار اپنی مدد کو مجھے بلایا۔ اور جب میں نے تمہارا کہنا قبول کیا اور تمہاری نصرت و ہدایت کرنے کو آیا۔ اس وقت تم نے شمشیر کینہ مجھ پر کھینچی۔ اپنے دشمنوں کی تم نے یاری و مددگاری کی اور اپنے دوستوں سے دشمن داری کر کے دشمنوں سے مل گئے۔

(جلاء العیون اردو جلد دوم ص ۲۳۲-۲۳۳
مطبوعہ لاہور)

مقتل ابی مخنف:

فَلَمَّا سَمِعُوْا كَلَامَ زُهَيْرٍ قَالُوْا لَنْ نَبْرَحَ حَتّٰى نَقْتُلَ صَاحِبَكُمْ وَمَنْ تَبَايِعَهُ اَوْ يُبَايِعَ لِيَزِيْدَ۔

(مقتل ابی مخنف ص ۵۶ مضایقة
القوم للحسین مطبوعہ مطبع حیدریہ
نجف اشرف)

ترجمہ:۔ جب کوفی شیعوں نے میدان کربلا میں امام حسین کے ایک ساتھی زہیر سے

گفتگو سنی۔ (جس میں انہوں نے ان شیعوں کو خطوط لکھنے اور ان میں وعدے کیے جانے کا ذکر کیا تھا۔) تو انہوں نے جواب دیا۔ ہم امام حسین اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیے بغیر نہیں جائیں گے۔ یا یزید کی بیعت پر آمادہ ہو جاؤ۔

ان خطبات حسین رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے

۱۔ میدان کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے مخاطبین وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے پے در پے خطوط لکھتے تھے۔ اور قسمیہ لکھا تھا۔ کہ ہماری موت وحیات اور نفع نقصان سب کچھ آپ کی خاطر ہے۔

۲۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اتمام حجت کے لیے انہیں دو بوریاں کھول کر ان کے جب خطوط دکھائے۔ تو سب نے انکار کر دیا۔ اور کہا ہم نے کوئی خط نہیں لکھا۔

۳۔ میدانِ کربلا میں امام کے ساتھیوں میں سے زہیر بن قیس نے شیعوں کو ان کے وعدے اور قسمیں یاد دلائیں۔ تو انہوں نے کہا۔ ہم تم سب کو قتل کر دیں گے بصورت دیگر یزید کی بیعت کر لو۔

۴۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لیے جب کسی کو کمان دار بنایا جاتا تو وہ اپنے خطوط یاد کر کے ندامت محسوس کرتا۔

۵۔ خود امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدانِ کربلا میں خط بھیجنے والوں کو فرمایا۔ کہ تم نے مجھ سے وعدے کیے۔ اور مجھے یہاں آنے کی ترغیب دی۔ ہم تمہارے وعدوں پر یقین کر کے آ گئے۔ اب تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت۔ اور عترت

کے قتل کے در پے ہو۔ تم پر اللہ کی لعنت۔ تم غدار و بے وفا نکلے۔ بلکہ تمہاری ائمہ سے بے وفائی بالکل واضح ہو گئی۔

حاصل کلام:۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلانے والے، بارہ ہزار خطوط اور بہت سے قاصدین بھیجنے والے، مسلم بن عقیل کی اٹھارہ ہزار بیعت کرنے والے اور نعمان بن بشیر گورنر کوفہ کو شام کی طرف دھکیلنے کا وعدہ کرنے والے سب کے سب "شیعان علی و شیعان حسین" تھے، پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں میدان کربلا میں آنے والے بھی یہی تھے۔ اسی وجہ سے آپ نے انہیں خطوط دکھلائے۔ اور ان کی قسمیں وعدے یاد دلائے۔ کیونکہ یہ سب لوگ "کوفی الاصل" تھے۔ ان میں کوئی حجازی یا شامی نہ تھا۔ "مقتل ابی مخنف" نے کہا۔

مقتل ابی مخنف:۔ امام حسین کے مقابلہ میں کوئی شامی نہ آیا سب کوفی تھے:۔

فَتَكَامَلُوْا ثَمَانُوْنَ اَلْفَ فَارِسٍ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ لَيْسَ فِيْهِمْ شَامِيٌّ وَلَا حِجَازِيٌّ۔

(مقتل ابی مخنف ص ۵۲)

ترجمہ:۔

یعنی امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں جو اسی ہزار کا لشکر آیا وہ سب کے سب کوفی تھے۔ ان میں کوئی بھی حجاز یا شام کا رہنے والا نہ تھا۔

"ابی مخنف" کی اس عبارت سے تصدیق ہو گئی۔ کہ اسی ہزار کا لشکر جو میدان کربلا میں امام کے مقابل تھا۔ وہ سب کوفیوں کا تھا پچھلے اوراق میں آپ نے کوفی لوگوں کے بارے میں پڑھا کہ سب "شیعان علی" تھے۔ لہذا معلوم ہوا۔ کہ امام عالی مقام کو

بلانے والے بھی شیعہ تھے مسلم بن عقیل کے ہاتھ امام کے لیے بیعت کرنے والے اٹھارہ ہزار بھی شیعہ تھے۔ اور میدان کربلا میں امام اور اہل بیت کے قتل پر آمادہ بھی یہی اسی ہزار شیعہ تھے

میدان کربلا میں شہادتِ حسین کے بعد اہل بیت کو لوٹنے اور رونے والے شیعہ تھے۔

ذبح عظیم و نور العین :۔

ملا ابو اسحاق اسفرائنی حضرت زینب علیہا السلام کی زبانی لکھتے ہیں۔ کہ ہم ایک خیمہ کے اندر بیٹھے تھے۔ کہ ناگاہ بہت سے مرد خیموں کے اندر چلے آئے۔ از انجملہ ایک شخص ازرق چشم تھا اس نے خیمہ کا کل اسباب لے لیا اور پھر اس نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام کو دیکھا۔ کہ وہ ایک چمڑے پر پڑے ہیں۔ وہ چمڑا بھی اُس نے ان کے نیچے سے نکال لیا۔ ان کو زمین پر ڈال دیا بعد اس کے میرے سر سے اس نے مقنعہ لے لیا۔ اور پھر اُس نے میرے گوشواروں کی طرف دیکھا وہ بھی اتار لیے کہ میرا کان بھی کسی قدر پھٹ گیا۔ کیونکہ اس نے ان کو کھینچ لیا تھا اور خون میرے کانوں سے بہنے لگا تھا۔ وہ باوجود اس ظلم کے روتا بھی جاتا تھا پھر اُس نے اس خلخال کی طرف نظر کی۔ جو فاطمہ صغریٰ کے دونوں پیروں میں تھیں۔ اس کو اتارنے لگا۔ جب نہ اتریں۔ تو اُس نے ان دونوں خلخالوں کو توڑ ڈالا۔ اور توڑ کر پیروں سے اتار لیا۔ پس میں نے اس سے پوچھا کہ تو ہم کو لوٹتا بھی ہے۔ تو روتا کیوں ہے۔؟ اُس نے جواب دیا۔ کہ میں اس مصیبت پر روتا ہوں،

جو تم اہل بیت پر نازل ہوئی ہے۔ جناب زینب سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں۔ کہ میں اپنے کان کے درد سے اور حضرت فاطمہ صغریٰ سلام اللہ علیہا کے رونے سے اور زیادہ رونے لگی۔ اور میں نے کہا۔ کہ خدا تیرے ہاتھوں کو قطع کر دے بعض کتابوں میں اتنا اضافہ اور ہے۔ کہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے اس کا جواب سن کر اس سے کہا۔ کہ جب تجھ کو ہماری ان مصیبتوں پر اتنا رحم آتا ہے۔ تو پھر یہ زیور کیوں لیے لیتا ہے ؟ اس نے کہا۔ کہ اس وجہ سے یہ زیور لیے لیتا ہوں۔ کہ اگر میں اس کو چھوڑ دوں گا۔ تو کوئی دوسرا انہیں ضرور لے لے گا۔ اس لیے اس سے بہتر یہی ہے۔ کہ میں ہی لے لوں۔ بہرحال ہمارے معزز مورخ بیان کرتے ہیں کہ یہ شخص جس کا ذکر اوپر ہوا ہے۔ وہ "خولی ابن یزید الاصبحی" تھا۔

(۱۔ نور العین ص ۱۳۸)

(۲۔ مقتل ابی مخنف ص ۹۷ (ھجوم القوم علیٰ خیم الحسین) طبع مکتبہ حیدریہ نجف اشرف (قدیم)

(۳۔ ذبح عظیم ص ۲۰۶۔ ۲۰۷ غارت خیام اہل بیت علیہم السلام۔ مطبوعہ لاہور۔

(۴۔ انوار نعمانیہ جلد سوم ص ۲۴۶ تذکرہ نور فی بعض اقوال الطواف)